

صاحب

# مفتیان دارالعلوم کراچی

محترم جناب

السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں۔ مفتیان کرام

مورخہ: ۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء

سوال

مفتی صاحب۔ اگر کوئی شخص خود حج پر نہیں جاسکتا۔ اور وہ  
کسے ایسے شخص کو حج بدل کیلئے بھیجا جانتے ہوں جنکو مسائل کا  
علم تو ہوں لیکن اس نے بدلے حج نہ کیا ہوں۔ تو ایسے شخص کو حج  
بدل کیلئے بھیجا شرعاً کیسا ہے؟

(جواب منسک ہے)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الجواب حامدًا ومصليًا

افضل اور بہتر یہی ہے کہ حج بدل اُس شخص سے کرایا جائے جو اپنا حج فرض ادا کر چکا ہو۔ اور جس نے اپنا حج ادا نہیں کیا اگر وہ ایسا ہے کہ اُس پر حج فرض ہی نہیں تو اُسے حج بدل کیلئے بھیجنا مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہے۔ لیکن اگر اُس شخص کے ذمہ خود حج فرض ہو اور وہ ابھی ادا نہ کیا ہو تو اس حالت میں اُس سے حج بدل کروانا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز ہے۔ (مآخذہ جواہر الفقہ: ۳/۲۱۵)

حاشیة ابن عابدین - (۲/۶۰۳)

وقال في الفتح أيضا والفضل أن يكون قد حج عن نفسه حجة الإسلام  
خروجاً عن الخلاف، ثم قال: والفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك  
الذي حج عن نفسه وذكر في البدائع كراهة إحجاج الصرورة لأنه تارك  
فرض الحج. ثم قال في الفتح بعد ما أطال في الاستدلال: والذي يقتضيه  
النظر أن حج الصرورة عن غيره إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملك  
الزاد والراحلة والصحة فهو مكروه كراهة تحريم لأنه يتضيق عليه في أول  
سني الإمكان فيأثم بتركه، وكذا لو تنفل لنفسه ومع ذلك يصح لأن النهي  
ليس لعين الحج المفعول بل لغيره وهو الفوات، إذ الموت في سنة غير  
نادر. اهـ..... والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

محمد حذيفة عفا الله عنه

دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲ / ذی الحجہ - ۱۴۳۱ھ

۱۳ / اگست - ۲۰۲۰ء

مصحح  
المجلد الثانی  
لقدوة محمد عفا الله عنه  
۱۴۳۱ / ۲۲ / ۱۳  
۱۸ / ۲۰۲۰  
منقوہ

